فون نمبر ۴۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۴ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۴ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۷۹

اخبار احمدیہ

۔۔ ٥ ربوہ ۳ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔۔ ٥ ربوہ ۳ اگست۔ حضرت اُم مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا العالی کی عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

۔۔ ٥ میری تائی صاحبہ جو میری رضاعی والدہ ہیں کراچی میں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ وہ احباب جماعت سے اپنی شفا اور نیک انجام کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں

(غلام باری سیف ربوہ)

۔۔ ٥ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر کو امیر ضلع بہاولنگر تا ۳۰ اپریل ۶۸ منظور فرمایا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نہایت ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملاقاتوں کے لئے ہفتہ میں چار دن مقرر فرمائے ہیں۔ چنانچہ آئندہ حضور سے ملاقات صرف ہفتہ۔ اتوار۔ بدھ اور جمعرات کو ہوا کرے گی۔

ہر چند کہ ایسا اعلان پہلے بھی شائع کئے گئے ہیں پھر بھی بیرونجات سے احباب ایسے دنوں میں ربوہ تشریف لے آتے ہیں جن میں ملاقات نہیں ہوتی اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں ملاقات کا موقعہ ضرور دیا جائے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان احباب پر اچھی طرح واضح کر دیں کہ حضور کی ملاقات کے خواہشمند احباب صرف ملاقات کے مقررہ دنوں میں ہی تشریف لائیں۔ اور دوسرے ایام میں ربوہ آنے والے احباب ملاقات کے لئے اصرار نہ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے

اس کے ذریعہ انسان ان جذبات اور خیالات کو دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالےٰ سے روکتے ہیں

"وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ۔ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالےٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمی قوت غالب آ جاتی ہے۔ لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالےٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آ جاوے۔

غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر یوں قائم رہو۔ اوّل رسولؐ کی اطاعت کرو۔ دوسرے ہر وقت خدا تعالےٰ سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو۔ جب قوت مل گئی تو توبوا الیہ یعنی خدا کی طرف رجوع کرو۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ اگست ۱۹۶۶ء

بنیانٌ مرصوص

آج بے شک اسلام پر سخت دن ہیں۔ ہر طرف اس کی کمزوری اور مسلمانوں کی کسمپرسی اور بیچارگی کے آثار نمایاں ہیں۔ اور ہر صاحب دل مسلمان محسوس کرتا ہے۔ کہ اسلام کفر و الحاد کے نرغے میں آیا ہوا ہے۔ مگر اس کا علاج عموماً ہمارے اہل علم حضرات یہی بتاتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان اتحاد کریں۔ بات تو صحیح ہے مگر اتحاد ہوتا نہیں۔ مسلمان واعظین اور لیڈر یہی آواز بلند کرتے ہیں اور قرآن کریم سے آیات پیش کرتے ہیں کہ اتحاد کتنا ضروری اور کس قسم کا اتحاد مفید ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اکثر سورۂ صف کے الفاظ سے کہ استدلال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تمام مسلمان بنیان مرصوص بن جائیں۔ سورۂ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیل اللہ کانھم بنیان مرصوص۔

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح جڑ کر جہاد کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت بن گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب اس طرح کا اتحاد مسلمانوں میں ہو جائے تو خواہ دشمن کتنا بھی زور لگائے مسلمانوں کو شکست نہیں دے سکتا اور مسلمان ایک ٹھوس چٹان کی طرح اس کے حملہ کو روک سکتے ہیں۔ اس لئے یہ تو ٹھیک ہے کہ مسلمانوں کو بنیانٌ مرصوص بن جانا چاہیئے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہمارے واعظین صرف یہی تجویز پیش کر دیتے ہیں۔ اور سورۂ صف میں بنیان مرصوص بننے کے جو طریقے بتائے گئے ہیں ان کو نظر انداز کئے دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ صف میں کھل کر اس بات کو واضح کیا ہے۔ اور اس کی مثالیں بھی دی ہیں۔ چنانچہ اوپر کی آیہ کریمہ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم لم تؤذوننی وقد تعلمون انی رسول اللہ الیکم فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔

ترجمہ:- یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم مجھے کیوں دکھ دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں مگر جب اس کے باوجود وہ لوگ سیدھے راستہ سے بھٹک گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ اطاعت سے نکل جانے والوں کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

یہاں سب سے پہلے جو بات زیر نظر لانی چاہیئے وہ یہ ہے کہ سورہ صف میں خطاب مومنوں سے ہے۔ چنانچہ ہر بار اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۝ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۝

ترجمہ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسند ہے۔

اس کے بعد ہی بنیان مرصوص والی آیت آتی ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا بعید نہیں ہے کہ یہ خطاب ایسے مومنوں سے ہے۔ جو کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ یعنی باتیں تو بڑی بناتے ہیں۔ ہمیں یہ کرنا چاہیئے وہ کرنا چاہیئے۔ مثلاً اتحاد کی بات ہی کو لے لیجئے آج مسلمان اہل علم حضرات یہی کہتے ہیں۔ دینی اخبارات کے صفحات اور تقریروں میں یہی شور مچایا جاتا ہے کہ مسلمانو اتحاد کرو اتحاد کرو مگر کوئی اتحاد کرتا نہیں۔ چنانچہ اہل علم حضرات کے بیانات اسی مسئلہ کے متعلق ہوتے ہیں۔ خالص دینی ہو یا سیاسی رشتہ ہوئے تو بڑے بڑے اتحاد کے کیمپ جلنے رہیں۔ مگر نتیجہ کوئی نہیں نکلتا۔ مودودی صاحب ڈیڑھ اینٹ کی مسجد اگر الگ بنائے ہوئے ہیں تو جناب امین احسن اصلاحی الگ۔ اسی طرح کوئی اہل حدیث بنا ہوا ہے۔ تو کوئی اہل قرآن۔ ہر ایک اپنی اپنی ڈفلی الگ الگ بجاتا ہے کوئی کسی کی نہ سنتا ہے اور نہ پرواہ کرتا ہے۔ مگر ایک بات میں سب متفق القول ہیں اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو باہم اتحاد کرنا چاہیئے۔ سیاسی لوگوں کو تو الگ رہنے دیجئے۔ خود دینی اہل علم حضرات کا یہ عالم ہے کہ ایک سے ایک الگ ہے۔ اپنی اپنی ڈفلی ہے اپنا اپنا جتھا ہے۔ کوئی ایک دوسرے کی بات پر غور نہیں کرتا۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا سے جن لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے وہ اسی زمانے کے مسلمان ہیں جو کہلاتے تو سب کے سب مسلمان ہیں مگر حالت ان کی بھی وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت تھی۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم بھی فرماتے ہیں

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اقبال کیا آج کون مسلمان اہل علم ہے۔ جس نے آج کے مسلمانوں پر یہودیت کی مثال چسپاں نہیں کی

لہٰذا اس بات کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کی مثال دے کر یہاں مسلمانوں کو انتباہ کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ دیکھو کہیں تمہارا حال بھی تو قوم موسیٰ جیسا نہیں ہو چکا۔ جس طرح قوم موسیٰ بگڑ گئی تھی کیا تم بھی ویسے ہو تو اسی طرح تو نہیں بگڑ گئے؟ اگر ایسا ہے تو پھر سن لو کہ اللہ تعالیٰ سیدھی راہ سے بھٹک جانے والوں کی راہ نمائی نہیں کیا کرتا۔ وہ تو متقیوں کی راہنمائی کرتا ہے

اب ذرا ان احادیث کو بھی توجہ میں لایئے جن میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب مسلمان کہلانے والے ٹھیک قدم بہ قدم یہودیوں کے راستے پر چل نکلیں گے۔ چنانچہ ایک دینی ہفت روزہ کے ایڈیٹر بھی موجودہ مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"یہ حالات ایسے نہیں کہ غبی سے غبی تر آدمی ان پر غور کے بعد اس نتیجہ تک نہ پہنچے۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ہونے میں اس قادر مطلق کا ہاتھ کار فرما ہے۔ جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک بھی ہے۔ اور مدبر و آقا بھی۔ اور اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کا کوئی قانون ہے۔ تو پھر بلاشبہ اس کے قانون کی یہ دفعہ بھی اس کتاب برحق میں لکھی ہوئی ہے۔

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

بحر و بر میں فساد پھیل گیا لوگوں کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہے۔"

"ہماری حالت تقریباً وہی ہے۔ جو دورِ جاہلیت کے ان مسلمانوں — امم سابقہ کے افراد بھی مسلمان ہی تھے — کی تھی۔ جو یا تو اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیئے ہوئے تھے۔ یا وہ مطلق العنان اور مذہب کے ہر تصور و پابندی سے آزاد تھے۔ اور پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللہ واحباءہ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا۔ اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے۔ تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔"

اس سے واضح ہوا کہ سورۂ صف میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اسی حالت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین ۝ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام واللہ لا یھدی القوم الظالمین ۝

(سورۂ صف ۷-۸)

ترجمہ۔ اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ جو کلام میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ رسول دلائل لے کر آ گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔ اور اس سے

(باقی دیکھیں صـ۵ پر)

فضائل القرآن

طوفانِ نوحؑ اور قرآن حکیم

(محترم شیخ عبد القادر صاحب)

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو عظیم الشان طوفان آیا دنیا کی ساری قوموں نے اس کی یاد کو تازہ رکھا۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ اس طوفان کا مرکز کونسا علاقہ تھا سمیری اور بابلی الواح میں خلیج فارس کے شمالی علاقہ کو طوفانِ نوح کا مرکز بتایا گیا۔ یعنی عراق کے انتہائے جنوب میں۔ بائیبل کی رُو سے طوفان عالمگیر تھا۔ لیکن عراق کے انتہائے شمال میں ارارات کے کوہستانی علاقہ پر کشتی کے ٹکنے کا ذکر ہے قرآن حکیم نے اصل حقیقت کو منکشف کیا اور بتایا کہ طوفان مقامی تھا۔ اس کا مرکز عراق کے شمال مشرق میں جبل الجودی کا علاقہ ہے۔ جبل الجودی کے قرب وجوار میں قومِ نوح بسی ہوئی تھی۔ عراق کے نقشہ پر ایک نظر ڈالیں۔ عراق کے شمال مشرق میں کردستان کا کوہستانی علاقہ ہے۔ انہی پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام جبل الجودی ہے۔ اس پہاڑ کے شمال میں جھیل وان ہے بحیرہ مردار کی طرح اس جھیل کا بھی کوئی منبع اور مخرج نہیں۔ اس جھیل کے شمالی سرے سے پچاس میل کے فاصلہ پر ارارات کے بلند ترین پہاڑ ہیں۔ ارارات کی ایک چوٹی سترہ ہزار فٹ اونچی ہے اور دوسری تیرہ ہزار فٹ۔ یہ دونو چوٹیاں نمایاں طور پر آتش افشانی سلسلہ کوہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ آتش افشاں پہاڑوں کی ایک زنجیر ایشیائے کوچک سے لے کر بلوچستان تک پھیلی ہوئی ہے۔ اراراۃ کے پہاڑ اسی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں۔ قومِ نوح جھیل وان کے جنوب مغرب میں بسی ہوئی تھی۔ دجلہ کے مشرق اور مغرب میں ان کی آبادیاں تھیں۔ اس علاقہ میں آج سے پانچ ہزار سال پہلے ایک عظیم الشان طوفان آیا۔ جس کی یاد کو ملل قدیمہ کی اساطیری روایات میں برابر محفوظ رکھا گیا۔

طوفان آنے کے اسباب کیا تھے؟

قرآن حکیم نے بعض حکیمانہ اشارے کئے ہیں جن کی وجہ سے اس راز سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں طوفان کے تین عوامل کا ذکر ہے۔

۱۔ آسمان کے دروازے کھُل گئے اور موسلا دھار بارشیں شروع ہو گئیں۔

۲۔ زمین کے سوتے پھوٹ پڑے۔ پھر یہ دونوں پانی آپس میں مل گئے۔

۳۔ یہ پانی پہاڑوں کی چوٹیوں تک کیسے پہنچ گیا۔ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ آتش افشانی عمل اس کا باعث تھا۔

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ایک علامت بتائی گئی کہ جب وہ ظاہر ہو تو تم اپنی امت سمیت کشتی میں چلے جانا اس علامت کو "فار التنور" کے الفاظ میں بیان کیا گیا۔

آتش افشانی دہانہ جس سے لاوا نکلتا ہے اسے انگریزی میں Crater کہتے ہیں۔ یہ بالکل تنور نما ہوتا ہے۔ اسکے لئے "التنور" کا لفظ ایک مناسب ترین نام ہے۔ برطانوی انسائیکلو پیڈیا میں دنیا کے آتش افشانی دہانوں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پہاڑوں کی چوٹیوں پر تنور جل رہے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام جس وادی میں رہتے تھے اس کے شمال میں اراراۃ کے برف پوش پہاڑ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ارارات کی سترہ ہزار فٹ اونچی چوٹی پر ۲۲۰ فٹ قطر کا ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہ برف پوش عمامہ ہے جو کہ دُور سے نظر آتا ہے۔

اگر میرا نظریہ صحیح ہے تو یوں سمجھئے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو یہ بتایا گیا کہ ایک عظیم الشان طوفان آنے والا ہے۔ ہماری نگرانی میں ایک کشتی تیار کرو۔ جب دور شمال میں آتش افشانی دہانہ لاوا اگلنے لگے تو تم کشتی میں سوار ہو جانا۔ کیونکہ اس کے بعد "موج کالجبال" کا نظارہ ہوگا۔ برف پوش پہاڑیاں آناً فاناً پگھل کر سیلاب پیدا کر دیں گی زلزلہ کی وجہ سے چٹانیں گرنے اور برفانی سلیں پھسلنے کے باعث وادیاں بند ہو جائیں گی۔ گرم پانی کے چشمے ابلنے لگیں گے۔ زمینی اور آسمانی پانی آپس میں مل جائے گا۔ اللہ تعالے کے امر کا نفاذ ہوگا۔ ایک سرکش اور بدعمل قوم غرق ہو جائے گی۔ اس سیل عظیم سے اگر کوئی چیز بچے گی تو وہ نوح کی کشتی ہو گی اور اصحاب السفینہ۔

بسا اوقات زلزلہ کے باعث یا گلیشیر پھسلنے کی وجہ سے وادیوں کے دہانے بند ہو جاتے ہیں۔ آتش افشانی علاقہ میں زلزلہ کے نتیجہ میں گرم پانی کے چشمے اُبلنے لگتے ہیں۔ آتشیں دہانوں پر نئی جھیلیں بن جاتی ہیں۔ اندریں صورت جھیل وان کے تحت انجر سوتوں کا پھوٹ پڑنا بالکل قرین قیاس ہے۔ اس جھیل کا پانی عمیق وادیوں میں پھیل گیا۔ آسمانی پانی بھی اس کے ساتھ مل گیا۔ ان دونوں نے مل کر قومِ نوح کا بیڑا غرق کر دیا۔ لیکن نوح کا بیڑا جبل الجودی کے کنارے آن لگا۔ قرآن حکیم کی روشنی میں طوفان نوح کی تفاصیل مجھے کچھ اس قسم کی نظر آتی ہیں۔

الواح بابل بھی اس نظریہ کی تائید میں ہیں۔ ان میں لکھا ہے کہ آسمان کھُل گئے۔ زمین کے سوتے پھوٹ پڑے اور تحت الثریٰ کا دہانہ دوزخ پھوٹ پڑا۔ شعلے لپکنے لگے۔ ان تین عوامل کے نتیجہ میں جو پانی جمع ہُوا اس سے قومِ نوح غرق ہوئی۔

طالمود میں ہے کہ قومِ نوح کو گرم پانی کے سوتوں سے عذاب دیا گیا۔ طوفان کا پانی گرم تھا۔

یہ سب امور آتش افشانی عمل کا پتہ دے رہے ہیں۔ انہی باتوں کے پیشِ نظر اگر "فار التنور" کے ظاہری معنے کئے جائیں تو ساری دقّت رفع ہو جاتی ہے اللہ تعالے نے ایک نمایاں علامت بتا دی کہ جب اس قوم کو عذاب دینے کی ساعت آئے گی تو اس کی نشانی یہ ہو گی کہ دُور شمال میں آتش افشانی دہانہ کھُل جائیگا زمین کے چشمے زلزلہ کے باعث ابلنے لگیں گے۔ آسمان کا پانی برسے گا۔ اس سیل عظیم میں یہ قوم غرق ہو جائے گی اور تیرا بیڑا بچا لیا جائے گا۔

علماء سلسلہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس نظریہ کے حسن و قبح پر ناقدانہ نظر ڈال کر ممنون کریں۔ ع

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسکے لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (مینجر)

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

عشق کی شاہراہ آپؐ۔ راہ کا سنگِ میل آپؐ
ہستیٔ کائنات پر سب سے بڑی دلیل آپؐ
دردِ حیات کے لئے۔ مرہم زندگی نواز
تشنۂ عشق کے لئے۔ کوثر و سلسبیل آپؐ
جلوۂ ذاتِ لامکاں۔ زینتِ بزمِ کُن فکاں
ذاتِ وجودِ پاک کے۔ عکسِ رُخِ جمیل آپؐ
نوعِ بشر کے واسطے۔ ہادیٔ و رہنما سدا
بھٹکے ہوؤں کی راہ پر۔ سایۂ جبرئیل آپؐ

(عبد السلام اختر ایم۔ اے)

استغفار تسبیح وتحمید اور درود کی برکات

(مکرم عبدالقیوم صاحب کوئٹہ)

(۳)

استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل نعمتیں مقدر ہیں:۔

۱۔ متاع حسنہ
۲۔ مخفی قوتوں کا ظہور یا ہر فضل والے کو فضل
۳۔ عذاب سے نجات
۴۔ آسمان سے نعماء کی بارش
۵۔ قوت وطاقت میں زیادتی
۶۔ قربِ الٰہی
۷۔ دعاؤں کی قبولیت
۸۔ محنتوں کا ثمرہ
۹۔ محبتِ الٰہی
۱۰۔ تمام گناہ ونقائص کی پردہ پوشی اور معافی اور آئندہ کے لئے ان سے بچاؤ۔
۱۱۔ کثرت اموال
۱۲۔ کثرت اولاد خاص کر نرینہ اولاد
۱۳۔ باغات
۱۴۔ نہریں۔

یہ چودہ نعمتیں دین ودنیا کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اگر غور سے دیکھیں تو انہیں نعماء میں ہماری دین ودنیا گھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں وہ یہ نعمتیں ساری کی ساری عطا کرے گا۔ اگر مال ملے۔ اولاد ملے خاص کر نرینہ اولاد۔ ہر طرح کی نعمتیں مثل سامان وغیرہ ملے صحبتیں اچھی ہوں۔ اعلیٰ مکانات ملیں جس میں باغات ہوں۔ نہریں ملیں۔ چھپی ہوئی طاقتیں منصۂ ظہور میں آئیں۔ جو محنت کریں اس کے اچھے پھل نکلیں اچھے اور امید سے بڑھ کر نتائج پیدا ہوں۔ فصل بوئیں تو وقت پہ بارشیں ہوں۔ اعلیٰ درجہ کے دانے نکلیں نہ کیڑا لگے نہ کوئی آسمانی آفت نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہیں جو گناہ کئے ہوں اللہ تعالیٰ انہیں بخشدے اور آئندہ کے لئے ان سے محفوظ رکھے۔ اپنا قرب عطا کرے۔ اپنی محبت ذاتی سے سرفراز کرے دعائیں قبول فرمائے۔ تو بتلایئے اور ہمیں کونسی نعمت چاہیئے۔ دین ودنیا کی کونسی نعمت ہے جو استغفار سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پچھلے زمانہ کے لوگ کیمیا اور پارس تلاش کیا کرتے تھے اور باوجودیکہ وہ ایک موہوم چیز کے پیچھے اپنی دولت اور عمر ضائع کر دیتے لوگ پھر بھی یہی یقین رکھتے کہ کسی نہ کسی دن کیمیا اور پارس مل جائے گا پر آج کے دن تک وہ نہیں مل سکا اور وہ کیمیا اور پارس جو سونے کے علاوہ اور کروڑوں اعلیٰ نعمتیں لاکر دیتا ہے وہ خود خدا نے ہمارے گھروں میں لاکر رکھ دیا ہے پر افسوس ہماری نگاہیں اس طرف کم ہی اٹھتی ہیں۔ وہ کیمیا اور پارس بغیر دولت لگائے بغیر عمر ضائع کئے صرف دلی عاجزی خاکساری استغفار اور توبہ سے ہر وقت اور ہر آن مل سکتا ہے لیکن کمی صرف ان دلوں کی ہے جو استغفار اور توبہ اپنا شیوہ بنالیں اور جن کی روح ہر آن آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہے۔

استغفار کے ساتھ تسبیح وتحمید باریتعالیٰ کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ قرآن مجید کی متعدد آیات مثلاً فسبح بحمد ربک واستغفرہ سے بخوبی پتہ لگتا ہے کہ استغفار اور تسبیح وتحمید کا اس میں گہرا تعلق ہے قرآن کریم سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ کس موقعہ پر استغفار مقدم ہے اور تسبیح موخر اور کس موقعہ پر تسبیح مقدم ہے اور استغفار موخر۔ لیکن اس جگہ ہم اصل مضمون سے ہٹ نہیں سکتے اور عرض کرتے ہیں کہ ایک سالک کو استغفار کے نتیجہ میں جب بصیرت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات اسے قریب نظر آنے لگتی ہے اور وہ سرچشمہ حسن واحسان زیادہ روشن دکھائی دینے لگتا ہے تب بے اختیار انسان کی زبان سے اس ذات واجب الوجوب کی تعریف اور تسبیح کے الفاظ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ایک فطرتی امر ہے۔ جب بھی ہم کسی خوبصورت اور اعلیٰ وجود کو دیکھتے ہیں ہم بے ساختہ اس کی طرف مائل ہوتے اور اس کی تعریف شروع کر دیتے ہیں اس طرح جب اللہ تعالیٰ کے حسن واحسان کا جلوہ مشاہدہ کرتے ہیں تو ہم بھی اسی مشاہدہ کے مطابق اس ذات پاک کی تعریف شروع کر دیتے ہیں اس فعل میں کوئی بناوٹ اور تصنع نہیں ہوتی۔ ہماری فطرت ہماری روح اور جبلّت حسین ومحسن کے طرف ایک عجیب وارفتگی سے جھکتی ہے اور اسکی تعریف کرتی ہے مشکل صرف یہ ہے کہ ہماری آنکھیں حسن واحسانِ رب العزت کا مشاہدہ نہیں کرتیں جب بھی کسی کو حقیقی آنکھیں عطا ہوئی ہیں وہ انتہائی وارفتگی کے عالم میں اسی چشمہ صافی کی طرف لپکا ہے وہ حسن کیونکہ تمام حسنوں اور خوبصورتیوں اور رعنائیوں اور دلکشی کا منبع اور مبداء ہے اس لئے جس آنکھ نے اس مبداء کو دیکھ لیا اسنے پھر کبھی اس کثیف عالم کی طرف نگاہ نہ کی وہ اس دنیا سے کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ کھوئے جاتے ہیں۔ ایک مستی اور بے خودی کی چادر میں وہ چھپ جاتے ہیں۔ ہر وقت اس محبوب ازلی کی یاد میں اس معشوق حقیقی کے عشق میں کھوئے رہتے ہیں جس طرح وہ یار ازل نہاں در نہاں ہے اس طرح وہ بھی نہاں۔ کہیں اور کسی اور وادی میں چلے جاتے ہیں جہاں ہر وقت ہر لحظہ اسکی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں اور جب کبھی ان سالکین کی نگاہ اپنی کثیف حالت پر پڑتی ہے تب وہ اسی محسن کے حضور استغفار میں مصروف ہو جاتے ہیں تا انکی کثافت لطافت میں تبدیل ہو اور تا الطف ہونے کی وجہ سے وہ نور ازل کا اور خوب مشاہدہ کر سکیں اور یہ دونوں کیفیتیں ایک چیکر کے رنگ میں پیدا ہوتی رہتی ہیں استغفار تسبیح وتحمید کا موجب بنتا ہے اور تسبیح وتحمید کی وجہ سے انسان استغفار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ انسان کی کمزوری اور ناقص اور کثیف حالت کو دیکھتے ہوئے اسکی دعا استغفار ہے اور خدا کے نور کا مشاہدہ کرتے قلب انسانی کی پکار تسبیح وتحمید ہے۔ اور جب یہ دونوں حالتیں اپنے کمال کو پہنچتی ہیں تب بجلی کی کرنٹ کی طرح نفخ روح ہوتا ہے اور انسان کو نیا تولد بخشتا ہے۔ ان دونوں کیفیات کا بہترین موقعہ اور مجموعہ نماز ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلوٰۃ معراج المومن کہ مومن کی نماز اس کا معراج ہے اور حقیقی معراج وہ حالت اصفیٰ واجلیٰ واعلیٰ ہے۔ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نورِ حقیقی کا قلبی آنکھ سے دیدار کیا تھا اور وہ مبداء حسن واحسان حجابوں اور پردوں کو چیر کر ایک بندہ عالی جناب ایک عبد حقیقی سے ملنے کو سامنے جلوہ گر ہو گیا تھا۔ الغرض نورِ ایزدی کے جلوہ پر تسبیح وتحمید ایک بندہ کی دلی آواز اور ندائے قلبی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو کلمات ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں یعنی آسانی سے اور جلدی سے کہے جا سکتے ہیں۔ پر وہ خدا کو بہت پسند ہیں کیونکہ اس نورِ حقیقی کی حقیقت کا اظہار کرتے ہیں اور قیامت کے دن جب گھبراہٹ بے چینی اضطراب واضطرار سے انسانی قلب پر غشی طاری ہو رہی ہوگی اور کوئی صورت تسکین وامن نظر نہ آئے گی اس وقت وہ دو چھوٹے چھوٹے کلمات جو دل کی گہرائیوں سے کبھی اس دنیا میں نکلے تھے وہ دو کلمے اس کے دل میں سکون واطمینان کا باعث بنیں گے وہ کیا ہیں؟ وہ وہی ہیں جنکے پاس سے ہم اکثر بے پرواہی سے گذر جاتے ہیں یعنی سبحٰن اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ خلاصہ کلام یہ کہ استغفار اور تسبیح وتحمید جس کا دوسرا نام نماز ہے جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ استقلال سے ادا کی جاتی ہے تب ایک وقت آنے پر انسان ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے اسکی کثیف زندگی ختم ہو کر لطیف زندگی شروع ہو جاتی ہے اسکی سفلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ ایک نیا انسان بن جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں:۔

"غرض محبت سے بھری ہوئی یاد الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت انکی غذا ہو جاتی ہے جسکے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے۔۔۔ واہب مطلق نے انسان کی روحانی ترقیات کے لئے یہ بھی ایک مرتبہ رکھا ہوا ہے جو محبت ذاتی اور عشق کے غلبہ اور استیلا کا آخری مرتبہ ہے اور درحقیقت اس مرتبہ پر انسان کے لئے محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا شرعی اصطلاح میں نماز نام ہے غذا کے قائمقام ہو جاتی ہے۔۔۔ یہ نئی پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب پہلے روحانی قالب تمام تیار ہو چکتا ہے اور پھر وہ روح جو محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کا ایک شعلہ ہے ایسے مومن کے دل پر پڑتا ہے اور یک دفعہ طاقت بالانشیمن بشریت سے بلند تر اسکو لے جاتی ہے اور یہ مرتبہ وہ ہے جس کو روحانی طور پر خلق آخر کہتے ہیں"

یہ دونوں نعمتیں استغفار اور تسبیح وتحمید اول اول انسان کی جدوجہد پر مبنی ہوتی ہیں جن میں تکلّف ومحنت کا بہت دخل ہوتا ہے اور اس لئے آخری مرتبہ لقا پر پہنچنے میں عمریں لگ جاتی ہیں اور سینکڑوں راہ میں تھک کر بیٹھ جاتے ہیں درماندہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اس محبوب حقیقی کی راہ میں ہزاروں پر خار وادیاں بلائیں اور رکاوٹیں ہیں اور منزلِ مقصود تک وہی پہنچتے ہیں جو جان کی بازی تک لگا دینے سے بھی گریز نہیں کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحاً فملٰقیہ اے وہ انسان جو لقائے ایزدی کا خواہشمند ہے تو یہ سوچ لے کہ تجھے پوری جان اور پوری ہمت اور پورے صدق سے قدم آگے بڑھانا ہوگا اگر موت قبول کر سکتے ہو تب آگے بڑھو ورنہ اس وادی میں جنہے ڈگمگاتے دل سے قدم رکھا وہ ہمیشہ ہلاک ہوا لیکن اس وہاب حقیقی نے کمزوردلوں اور ناتوانوں کیلئے نور اور سیڑھی اور راستہ کے ہمدرد بنائے تا تھکے ماندوں کو سہارا دیں اور درماندوں کو مژدہ سنائیں اور مایوسوں کو امید دیں اور وہ سلسلہ انبیاء ہے جنکی دعائیں اور ہمدردیاں اور شفقتیں راستہ کیلئے ساتھی بن کر سفر محبوب کو آسان کر دیتی ہیں۔ یہ سلسلہ انبیاء ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے کمال کو پہنچا لیکن کسی بشر کے لئے اس دنیا میں ہمیشہ قیام نہیں اس لئے خدائے برتر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے یہ طریق خاص اختیار فرمایا کہ جو آنحضرت پر درود بھیجے گا حالانکہ نہ اس شخص نے حضور کو دیکھا ہو نہ کوئی ظاہری تعلق ہو بلکہ صرف اس لئے درود اور رحمت کی دعا کرے گا کہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں اور محبوب اس یار ازل کے ہیں اس پر ایک رحمت کی دعا کے بدلہ دس رحمتیں نازل کی جائیں گی اور اسکے سفر میں وہ رحمتیں روشنی۔ نور۔ ساتھی حافظ۔ مددگار۔ تسکین وتشفی کا موجب بنیں گی اور اسکے سفر

ہیں اسے قوت پرواز عطا کرینگی اس لئے قرآن کریم جو انسان کو جلد سے جلد اور آسان سے آسان تر راستہ میرے لقاء الٰہی کی طرف لے جانے کا موجب بنتا ہے اس نے مسلمانوں کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ حضرت سید ولد آدم پر درود بھیجیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے :۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی کریم رءوف الرحیم پر ہر آن رحمتیں نازل کر رہے ہیں اے مومنو تم بھی اس پر رحمتوں اور فضلوں کی دعا کرتے رہو اور یہ وعظ و نصیحت نہیں بلکہ حکم الٰہی ہے ۔ درود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات مبارکہ اتنی کثرت سے ہیں کہ شاید ہی کوئی شخص ان سے بے خبر ہو اسلئے حضور کی وحی سے ہی چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں ۔

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتبارک من علم وتعلم ۔ ۔ ۔ وصل علی محمد وآل محمد الصلوٰۃ ھو المربی

کہ ہر قسم کی برکتیں آنحضرت کے دامن سے وابستہ ہیں اور جو آنحضرت کی پیروی کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے ۔ اسکو بھی وہ برکتیں عطا کی جاتی ہیں پھر فرمایا آنحضرت پر درود بھیجو اور آپ کی آل پر ۔ اور یاد رکھو کہ تربیت کا حقیقی ذریعہ درود ہی ہے

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ بہترین تربیت وہی کر سکتا ہے جو خود تربیت کے اعلیٰ ترین مقام پر ہو اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں ۔ اسلئے ان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی رو سے صرف آنجناب کی ذات بابرکات ہی نسل انسانی کے لئے نمونہ ہے ۔ لیکن آپ اس جسد عنصری کے ساتھ ہمارے سامنے موجود نہیں کہ آپ کو دیکھ کر آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر نمونہ پائیں اور ذاتی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہوں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ طریق پسند فرمایا کہ جو لوگ ذوق و شوق اور دل کی گہرائیوں سے آپ اور آپ کی آل پر خدا کی رحمتوں کے طالب ہوں ان پر اللہ تعالیٰ کا لطف اور فضل و کرم اسی طرح ہو جس طرح حضور کی زندگی میں صحابہ پر ہوا کرتا تھا ۔

درود کا ایک پہلو یہ بھی ہے اور وہ یہ کہ آپ ہی وہ مرد خدا ہیں جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا مکمل چہرہ دکھایا ۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ دنیا میں نہ قرآن مجید ہے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو یہ دنیا باوجود اپنی ظاہری رعنائی اور خوبصورتی کے بالکل تاریک ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ روشنی جو ذات باری ہے وہ مکمل طور پر صرف آپ نے ہی دکھایا ۔ اور آپ کے ہی وجود سے وہ جلوہ گر ہوا ۔ یہ آنحضرت کا ہی احسان ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی سے ہمیں وہ گم گشتہ خزانہ دکھایا جو پہلے نہ کسی کتاب نے مکمل طور پر پیش کیا تھا اور نہ کسی نبی نے اپنی زندگی سے اتم طور پر ظاہر کیا تھا ۔ کیا نوح کے تصور سے ہم ایک رحیم و کریم خدا کا خیال کر سکتے ہیں کیا موسیٰ کے تصور سے ہم کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرانے والا خدا کا تصور کر سکتے ہیں ۔ کیا عیسیٰ کے تصور سے ہم ایک قادر و توانا مالک خدا کا یقین کر سکتے ہیں وعلیٰ ھذا القیاس ۔ آپ سے پہلے کسی نبی نے اپنی زندگی سے ۔ ۔ ۔ ۔ افعال سے اپنے مشن سے اپنی ذات سے ہمیں کسی ہمہ صفت موصوف خدا کا ثبوت نہیں دیا لیکن نسل انسانی میں سے صرف محمد بن عبد اللہ مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ وجود کامل ہیں جنہوں نے خدا کا پورا پورا نقشہ دکھایا اور جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات جلوہ گر ہوئیں اور پھر یہی نہیں کہ خدا کی ہر صفت آپ کے ذریعہ جلوہ گر ہوتی بلکہ اسکے بالمقابل وہ سلوک وہ راہ وہ رنگ جو ایک عبد کامل کو دکھانا چاہئے ۔ وہ بھی مکمل طور پر اور اتم و اعلیٰ رنگ میں آپ کی ہی ذات بابرکات سے ظاہر ہوا ۔ خدا کی صفت حلم مکہ میں ظاہر ہوئی اور بندہ کا صبر کامل بھی مکہ میں ظاہر ہوا ۔ اس کی صفت غضب اور ذوالانتقام مدینہ میں جلوہ گر ہوئی تو ایک بندہ کی بہادری اور شہسواری بھی مدینہ میں ظاہر ہوئی ۔ اس کی صفت ستاری مکہ میں نظر آتی اس کے بالمقابل ایک بندہ کی دشمنوں کے لئے دعائیں بھی مکہ میں آسمان پر پہنچ گئیں ۔ اس کی مالکیت فتح مکہ کے دن ظاہر ہوئی تو ایک بندہ کامل کی فاتحانہ شان بھی مکہ کی گلیوں اور خانہ کعبہ میں اتم طور پر دیکھتے ہیں ۔ تو اس کی ربوبیت و رحمانیت دونوں جگہوں پر یکساں طور پر سامنے آئی تو اس کے عبد حقیقی کی شفقت و محبت و جذبہ ترحم دونوں مقام پر دوست و دشمن کے لئے جلوہ گر ہوتی ۔ آپ کیا ہی عجب پہلوان ہیں جنہوں نے اس گم گشتہ خزانہ کو اپنی تضرعات اور گریہ و زاری سے ہزاروں پردوں اور حجابوں سے نکال کر ہمارے سامنے پھر پیش کر دیا ۔ پھر آپ ہی وہ مشفق اور ماں سے بڑھ کر ہمدرد ہیں جنہوں نے نسل انسانی کے لئے وہ ہمدردی دکھائی وہ غم سہا وہ دکھ برداشت کئے ۔ وہ سری قبول کیں اور اپنی جان کو ان کے لئے بہتری اور بھلائی کے لئے ایسے غموں میں ڈالا کہ ایسا غم کسی بیوہ بوڑھی ماں نے اپنے اکلوتے چھوٹے بچے کے لئے اسکی موت کے وقت نہ کیا ہوگا اسکی دعاؤں سے آسمان پر کہرام مچ گیا جسکے نتیجہ میں خدا آسمان سے نیچے اتر آیا اور ایسی قوم کو جو درجہ انسانیت سے بھی نیچے گری ہوئی تھی خدا سے ملا دیا جس پر خدا نے بھی گواہی دی کہ یہ صحابہ اب آسمان روحانیت کے بلند پرواز کبوتر ہیں اور زمین پر اسکے نائب ہیں اور یہ مژدہ سنایا جو پہلے کسی قوم کو نہ سنایا گیا تھا کہ وما قتلتھم ولکن اللہ قتلھم کہ تمہارے وجودوں میں سے خدا کا جلال ظاہر ہو رہا تھا تم نہیں لڑ رہے تھے بلکہ خدا لڑ رہا تھا گویا بدری صحابہ کے وجود میں ذوالعرش خدا زمین پر آیا تھا اور یہ کامیابی کہ اسکی زندگی میں اسکے ماننے والوں میں ایسا انقلاب پیدا ہو کہ ان میں خدا ظاہر ہو یہ آدم سے لے کر آج تک کسی اور نبی سے دیکھنے میں نہیں آیا ۔ پھر کیوں نہ ہمارے دل ایسے مشفق و ہادی کے لئے دعاؤں میں نہ لگ جائیں ۔ ہمیں کیا معلوم تھا اور کس نبی نے عملی طور پر یہ بتایا تھا کہ خدا بہت بلند اور بے نیاز ہے ۔ اگر احد کی پہاڑیوں میں انتہائی خطرہ اور موت کی سی حالت میں جب آپ زخموں سے چور چور تھے جب دشمن بظاہر غالب آچکا تھا ہمیں اس بندہ کامل کی گرجتی ہوئی آواز نہ سنائی دیتی کہ بت کوئی چیز نہیں اللہ اعلیٰ واجل اللہ اعلیٰ واجل ۔ کس کے تصور میں آسکتا ہے کہ اس وقت بھی کوئی شخص یہ ندا بلند کر سکتا تھا ۔ جب بظاہر یہ محسوس ہو رہا تھا ۔ کہ اس کا خدا اسے چھوڑ چکا ہے اور پھر ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ انتہائی دل توڑ دینے والے حالات میں بھی خدا پر ہمیشہ توکل رکھنا چاہیئے توحید کا جھنڈا بلند رکھنا چاہیئے اور اپنے رب سے کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی بے وفائی نہیں کرنی چاہیئے ۔ ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ خدا بڑا قادر اور مالک ہے جب تک ہم مکہ کی گلیوں میں رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاتحانہ شان میں داخل ہوتا نہ دیکھتے اس شہر میں جہاں سے کہ ایک دن آپ ایک رات کی تاریکی میں بھاگ رہے تھے ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ خدا بڑا باوفا اور دعووں کا سچا ہے اگر حنین کی وادی میں اس بندہ کامل کی حیرت انگیز آواز ہمارے کانوں میں نہ گونجتی کہ چھوڑ دو میرے گھوڑے کی باگ کو انا النبی لا کذب اور دشمن کے ہزاروں ہزار تیر آپ کے دائیں بائیں اور اوپر سے گزر جاتے لیکن وہ وعدوں کا سچا اور باوفا خدا کسی ایک تیر کو بھی اپنے اس بندہ کے پاس تک نہ پہنچنے دیتا ۔

الغرض آپکے ذریعہ ہمیں ایک قادر توانا مالک اور حد درجہ رحیم و کریم خدا کا مکمل چہرہ نظر آیا دوسری طرف ایک بندہ کامل بھی چمکتا ہوا جلوہ گر ہوا ۔ اب آپ ہی بتایئے ہم ایسے محسن کے لئے کیوں دعائیں نہیں کریں گے آج اس کے دین کی حالت نازک ہے ۔ اس کی آہوں گریہ و زاری اور ہزاروں موتوں سے سینچے ہوئے باغ میں پہلی سی بہار نہیں ۔ کیا ہم اس کے دین کے لئے اس کے باغ کے لئے کوئی درد محسوس نہیں کریں گے ۔ وہ دعا کیا ہے وہ درود ہی تو ہے اور لطف یہ کہ جتنی دعائیں ہم اس نبی کامل کے لئے کریں گے ان دعاؤں سے کئی گناہ بڑھکر وہ دعائیں خدا ہمارے لئے قبول فرمائے گا ۔

پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار ۔ بھیج درود اس کی بنا پہ تو دل میں ہو سو بار

(بقیہ صفحہ ۲)

زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا ۔

اگر ہم قرآن کریم کی عبادت کے تسلسل پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ جب بنی اسرائیل حد سے زیادہ بگڑ گئے ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس نہایت نازک دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا تا کہ موسوی شریعت پر از سر نو عمل کرایا جائے ۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ۔

اطفال الاحمدیہ ——— سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ ؍اکتوبر ۱۹۶۶ء

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہوگا۔ انشاء اللہ

اطفال الاحمدیہ کا یہ اجتماع خدام سے علیحدہ جگہ پر ہوگا۔ اطفال کی رہائش کے لئے بھی علیحدہ انتظام ہوگا۔ علمی، ورزشی اخلاقی مقابلے ہوں گے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی، درس القرآن درس حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بزرگان کی نصائح سننے کا موقع ملے گا۔

اطفال کے پروگرام کو دلچسپ اور موثر بنانے کے بارہ میں تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک خاص اجلاس ہوگا۔ صدر مجلس اور نائب صدر مجلس اطفال سے خطاب فرمائیں گے اور ان کے پروگرام کے بعض حصوں کی وضاحت فرمائیں گے۔

ہر مجلس سے اطفال اپنے مربیوں کے ساتھ شامل ہوں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

اعلان دارالقضا

مکرم بشیر احمد صاحب، ناصر احمد صاحب، اویس احمد صاحب، فواد احمد صاحب، عبدالکریم صاحب، زیب النساء صاحبہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ کوثر ورثاء محترمہ رحیم خاتون صاحبہ اہلیہ صوفی کریم بخش صاحب معلم وقف جدید نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ رحیم خاتون صاحبہ کا حصہ از قطعہ $\frac{13}{2}$ رقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالعلوم ربوہ ہمارے نام منتقل کیا جائے کیونکہ ہماری والدہ مرحومہ فوت ہو چکی ہیں اور پھر بھر دس مرلہ زمین ہماری بڑی ہمشیرہ صاحبہ محترمہ زیب النساء صاحبہ نرگس اہلیہ راؤ سوہنے خان صاحب کھرل ساکن محمود سبی ڈاکخانہ صاحب پور براستہ تاندلیانوالہ تحصیل سمندری ضلع لائلپور کے نام منتقل کر دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد آغا محمد عبدالرحیم صاحب تین چار روز سے سخت علیل ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کی دعا فرمائیں۔ (آغا طلحہ احمد خان ماڈل ٹاؤن لاہور)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب۔ اور بہن بھائی بیمار ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑی پریشانی کا سامنا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

(اقبال احمد نجم نائب مہتمم اطفال مرکزیہ
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ حال راولپنڈی)

۳۔ میرے ایک غیر از جماعت دوست کے والد سخت بیمار ہیں۔ نیز وہ بعض مقدمات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عنایت الرحمٰن۔ ٹنڈو الہ یار)

۴۔ میرے نانا چوہدری نور احمد خاں صاحب آف سڑوعہ صحابی حضرت مسیح الموعود لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (۲) میرے ماموں رفیع احمد صاحب و نصیر احمد صاحب جو کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب آف انگلینڈ کے بھانجے اور بھتیجے ہیں۔ انگلینڈ سے پاکستان آتے ہوئے کار الٹ جانے سے زخمی ہو گئے اور واپس انگلینڈ چلے گئے ہیں۔ احباب ان تینوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (محمد سلیم خان دارالیمن ربوہ)

۵۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ اور چھوٹا بھائی واقف زندگی علی الترتیب ایم اے اور بی اے کا امتحان دے رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(خاکسار مشتاق احمد خالد اکونٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۵۔ خاکسار ایم اے فائنل (اسلامک ہسٹری) کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرماوے۔ (خاکسار قریشی خلیل احمد مادی پور)

۶۔ میری اہلیہ عرصہ دو تین ماہ سے بیمار ہے۔ مخلصین جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبدالغفور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ حال پارہ چنار)

۷۔ میرے بھائی نسیم احمد خاں صاحب وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئی ہیں۔ صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(غلام احمد سٹینو گرافر محکمہ انہار مغربی سرکل لائلپور)

۸۔ میرے والد محترم قریشی رشید احمد صاحب ارشد ریٹائرڈ محاسب و والدہ محترمہ اکثر علیل رہتے ہیں۔ ان کی صحتیابی کے لئے احباب جماعت سے پرخلوص دعاؤں کی درخواست ہے (امینہ رشید ہاشمی لاہور)

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

ذیلی تنظیموں کا قیام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاندار کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اپنے اپنے دائرہ میں ان تنظیموں کی برکات سے فائدہ اٹھانا اور حضور کے لگائے ہوئے اس پودے کی بھی آبیاری کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے اس فرض کی ادائیگی میں ہمارا اپنا فائدہ ہے ہماری اولادوں کا فائدہ ہے اور ہمارے معاشرہ کا فائدہ ہے۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے ان مجالس میں شامل ہونے کو ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دیئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل یکم اگست ۱۹۴۲ء)

ایمان کی حفاظت کون نہیں چاہتا؟ کون مخلص انسان ہے جو ایمان کی حفاظت کے فکر میں نہیں؟ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ کوئی جماعت ایسی تو نہیں جہاں ابھی تک انصار اللہ کی مجلس قائم نہ ہوئی ہو۔ اگر ایسی جماعتیں موجود ہوں تو ازراہ کرم فوری طور پر وہاں مجلس کا قیام عمل میں لا کر مرکز میں رپورٹ فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

مکرم راجہ ناصر احمد صاحب اوورسیر پیپلز کالونی لائلپور کے ہاں مورخہ ۲۹؍۶۶ء بروز جمعۃ المبارک لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "منصورہ راحت" نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ نومولودہ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو

(خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ حال ربوہ)

[redacted]

درخواست جنازہ غائب

مکرم ملک عاشق محمد صاحب مجوکہ پٹواری مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی خالہ محترمہ بخت بولی صاحبہ اہلیہ صادق محمد صاحب جماعت احمدیہ کھائی کلاں تحصیل خوشاب میں مورخہ ۲۶؍۶ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ عبادت گزار اور بہت خیرات کرنے والی خاتون تھیں۔ تحریک جدید اور باقی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں ان کی وفات کے دن دریائے جہلم میں سیلاب آنے کی وجہ سے ملحقہ جماعتوں کے احباب نماز جنازہ میں شامل نہ ہو سکے اس لئے مجوکہ صاحب متمنی ہیں کہ احباب جماعت مرحومہ و مغفورہ کے لئے نماز جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت فرمادیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ راولپنڈی ۲ راگست۔ راولپنڈی کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ضروری اقدامات پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ کمشنر راولپنڈی مسٹر ایم ایچ شاہ نے متاثرین کی فوری مدد کے لئے دس ہزار روپے کی منظوری دی ہے یہ رقم امدادی کاموں پر صرف کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کے سپرد کر دیا گیا ہے لاہور میں صوبائی ریلیف کمشنر نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی منظوری کا اعلان کیا ہے۔

سیلاب سے نقصان کے سلسلے میں جو سرکاری اندازہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق اکیس لاکھ روپے سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے ہلاک ہو جانے والوں کی تعداد آٹھ تک پہنچ گئی ہے۔

★ راولپنڈی ۲ راگست۔ صدر ایوب نے راولپنڈی کے سیلاب زدگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے گورنر مغربی پاکستان کے نام ایک پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ مصیبت زدہ افراد کی مدد کے لئے مناسب اقدامات پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہو گا۔

صدر ایوب نے کہا کہ سیلاب سے جو جانی و مالی نقصان ہوا ہے اس پر مجھے گہری تشویش ہے۔ وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے بھی سیلاب کی تباہ کاریوں پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

★ جکارتہ ۲ راگست۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبانڈریو پر بہت جلد مقدمہ چلایا جائے گا۔ انڈونیشی خبر رساں ایجنسی انتارا کے مطابق اٹارنی جنرل سگی ہارتو نے بتایا ہے کہ سوبانڈریو اور ایک اور وزیر پر اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ یہ وزیر غالباً سابق وزیر امور بنک مسٹر یوسف مہدی عالم ہیں۔ سوبانڈریو اور یوسف مہدی عالم کو دوسرے ۱۸ افراد کے ساتھ فوجی حکمرانوں کے حکم سے حراست میں لے لیا گیا تھا۔

★ جکارتہ ۲ راگست۔ انڈونیشیا کے فوجی رہنماؤں نے آئندہ تین ہفتوں تک ایک وفد کوالالمپور بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جو ملائشیا کے رہنماؤں سے متنازعہ مسائل کو پرامن طور پر حل کرنے کی بات چیت کرے گا۔ یہ فیصلہ صدر سوکارنو کے اس اعلان کے باوجود کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا نے ملائشیا کو کچلنے کی جو مہم شروع کی تھی وہ بدستور جاری ہے۔

ادھر کوالالمپور میں ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ صدر سوکارنو نے گزشتہ ہفتے جو بیان دیا تھا اسے نظر انداز کر دینا چاہئے۔ مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اس فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدر سوکارنو اور نئی کابینہ کے مرد آہن جنرل سوہارتو کے درمیان گہرے اختلافات موجود ہیں۔

ایک اطلاع کے مطابق کل کابینہ کے اجلاس میں جس میں وزیر خارجہ آدم ملک بھی موجود تھے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملائشیا کے ساتھ اعلان کئے بغیر تین سال سے جو جنگ جاری ہے اسے ختم کیا جائے۔ کیونکہ اس پر انڈونیشیا کا ۷۰ فیصد سرمایہ صرف ہو رہا ہے اور معیشت بہت کمزور ہو گئی ہے۔

● لاگوس ۲ راگست۔ نائیجیریا کے ایک مسلمان فوجی افسر لیفٹیننٹ کرنل یعقوب نے اقتدار سنبھال لیا ہے انہوں نے کل خود ریڈیو لاگوس سے اس کا اعلان کیا۔ اس سے قبل ایک سرکاری ذریعہ نے اس خبر کی تصدیق کر دی تھی۔ کہ جنرل آئرنسی کو قتل کیا جا چکا ہے اور انہیں بغاوت کے پہلے ہی دن ابادان میں گولی مار دی گئی تھی۔ وہ اس وقت سیاسی رہنماؤں کی کانفرنس میں شریک تھے۔

اس ذریعے نے کہا کہ باغیوں نے اچانک کانفرنس روم کو گھیر لیا۔ اور جنرل آئرنسی کو ان کے ایک نائب کرنل فجی سمیت باہر گھسیٹ کر لے گئے پہلے دن دونوں کو بری طرح پیٹا گیا اس کے بعد جنرل آئرنسی کو ہلاک کر دیا گیا۔ لیکن کرنل کو زخمی حالت میں چھوڑ دیا گیا۔ کرنل فجی مغربی صوبہ کے گورنر ہیں۔ انہیں ابادان چھاؤنی کی کوارٹر گارد میں رکھا گیا ہے۔

ایک دوسری اطلاع کے مطابق باغی رہنماؤں نے سازش کی تیاریاں مکمل کرنے کے بعد جنرل آئرنسی کو بسیا امن

مذاکرات کے بہانے سے ابادان بلایا گیا۔ ابادان عیسائی آبادی کا گڑھ ہے اور کسی کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہاں باغیوں نے جوابی انقلاب لانے کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہوں گے

دریں اثنا لاگوس ریڈیو کا لب و لہجہ بھی باغیوں کے بارے میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اور وہ کسی قسم کے احکام نشر کئے بغیر بار بار اس بات کا ذکر کر رہا ہے کہ فریقین میں امید افزا مذاکرات جاری ہیں اور جلد ہی ملک میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔ ملک کے ہر حصہ میں جنگ بند ہو گئی ہے اور صورت حال پوری طرح باغیوں کے قابو میں ہے۔ صلح کے مذاکرات اور عارضی جنگ بندی سے باغیوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ اور انہوں نے تمام مقامات پر اپنی پوزیشن مضبوط بنائی ہے۔

لاگوس ریڈیو نے اچانک کل یہ اعلان کیا کہ ملک کے نئے فوجی سربراہ قوم سے خطاب کرنے والے ہیں اس کے بعد لفٹنٹ کرنل یعقوب کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اقتدار سنبھال لیا ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ جنرل آئرنسی کا کیا حشر ہوا کرنل یعقوب نے کہا کہ جنرل کو باغیوں نے اغوا کر لیا تھا۔ اور اس کے بعد کل تک ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

انہوں نے یہ بتانے سے گریز کیا کہ آئرنسی ہلاک کئے جا چکے ہیں۔

کرنل نے فوج کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسے اقدامات سے گریز کریں جن سے عوام کو کسی قسم کی پریشانی ہو جس وقت کرنل تقریر کر رہے تھے اس وقت لاگوس کے قریب باغیوں اور وفادار فوجوں میں دوبارہ لڑائی چھڑ چکی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لاگوس کو جو پل باقی ملک سے ملاتا ہے اس کے دونوں طرف باغیوں نے پوزیشن سنبھال لی ہے اور صورت حال پوری طرح ان کے قابو میں ہے۔ اس علاقہ سے لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ بہر حال ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کرنل یعقوب نے اس بغاوت میں کیا کردار انجام دیا ہے۔ لیکن یہ شبہ کیا جا سکتا

ہے کہ وہ مسلمان ہونے کی حیثیت میں ان لوگوں کے ہمدرد ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے جنرل آئرنسی کی حکومت کا تختہ الٹا ہے

● نئی دہلی ۲ راگست۔ کل بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث شروع ہو گئی کمیونسٹ رکن پروفیسر ہیرن مکرجی نے اپنی تقریر سے بحث کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا کہ اندرا حکومت نے بھارت کو امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔

مکرجی نے کہا کہ روپیہ کی قیمت میں کمی چالیس کروڑ عوام کی توہین ہے۔ حکومت نے انہیں اعتماد میں لئے بغیر ان کی اقتصادی آزادی فروخت کر دی اور اس فیصلہ کا اعلان اس وقت کیا گیا جب تمام رسمی اقدامات مکمل کئے جا چکے تھے۔ کمیونسٹ رکن نے کہا کہ حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ اس قسم کا اہم اقدام کرنے سے قبل پارلیمنٹ کو اپنے اعتماد میں لیتی۔

● سائیگون ۲ راگست: امریکی طیاروں نے کل پھر شمالی ویٹ نام پر زبردست بمباری کی ہے۔ امریکی نمائندہ کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی طیاروں نے ہنوئی کے نواح میں تیل کے ذخائر پر بم برسائے۔ علاوہ ازیں انہوں نے فوج کے ۳۵ ٹرک اور متعدد کشتیاں اور کئی فوجی ٹھکانے تباہ کر دیئے ہیں۔

شمالی ویٹ نام کے ایک فوجی ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ امریکی طیارے دریاؤں کے پشتوں پر بم برساتے ہیں شمالی ویٹ نام میں ان دنوں سیلاب آیا ہوا ہے۔ پشتے ٹوٹنے سے شہری آبادیوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے ترجمان نے بتایا کہ امریکی طیاروں نے گزشتہ دو دن میں ۱۸ پشتے تباہ کئے ہیں۔ امریکیوں کی بمباری سے دس انجینئر بھی ہلاک ہوئے ہیں شمالی ویٹ نام نے اس سلسلہ میں ہند چینی کے کنٹرول کمیشن کو احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔

● مشرقی برلن ۲ راگست بھارت کی حکمران جماعت کانگریس کے صدر مسٹر کامراج ماسکو سے کل مشرقی برلن پہنچ گئے توقع ہے کہ وہ مشرقی جرمنی میں چند دن قیام کریں گے روس میں قیام کے دوران مسٹر کامراج نے روسی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ برزنیف کوسیجن اور دیگر اعلیٰ حکام سے بات چیت کی۔

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے
سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
رسالہ انصار اللہ مرکزیہ

اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے

دونوں کی بنیادیں متضاد اصولوں پر قائم ہیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلامی ثقافت اور مغربی تہذیب کا فرق واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آج کفر اپنے تمام ہتھیار استعمال کر رہا ہے اور یہ حملہ اپنی کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے بے مثال ہے پہلے حملوں میں آدمی کم ہوتے تھے اور پھر وہ متفرق طور پر حملہ کرتے تھے۔ ایرانی اور رنگ میں حملہ کرتا تھا۔ اور جاپانی اور رنگ میں مگر اب تمام دنیا متفقہ طور پر حملہ کرتی اور ایک ہی محاذ پر جنگ لڑتی ہے۔ پھر پہلے حملے فلسفے تک محدود تھے۔ مگر اب جتنے رائج الوقت علوم ہیں ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس فتنہ کے برابر دنیا کا اور کوئی فتنہ نہیں۔ آج دجّالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں رہی، نہ اس کے تمدنی احکام قائم ہیں، نہ سیاسی احکام قائم ہیں، نہ اقتصادی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہو گی، جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہوگا، اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو، اس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے، جس [illegible]

تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے، جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرنے اور مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی دونوں کی بنیادیں متضاد اصولوں پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیاوی لذات اور عیش پرستی [illegible]

پر ہے اور اسلام کی بنیاد کلی طور پر اللہ تعالےٰ کی رضامندی روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔ مگر یہ امر یاد رکھو کہ انگریز اور مغربیت میں فرق ہے۔ انگریز انسان ہیں اور ولیے ہی انسان ہیں۔ لیکن مغربیت ہدایت نہیں پا سکتی، وہ شیطان کا ہتھیار ہے اور جب تک اسے توڑا نہیں جائے گا دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

یہی وہ برزخ ہے جس کو قائم رکھنے کے لئے میں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ وہ مغربی اثرات کو کبھی قبول نہ کریں۔ جو احمدی میٹھے پانی کا طلبگار ہے وہ ضرور ان سے الگ رہے گا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کڑوا اور میٹھا پانی ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جو غیر احمدی ہیں وہ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لائیں پھر بھی ان کا فرض ہے کہ وہ مغربیت کی کبھی نقل نہ کریں۔ کیونکہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم نہیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ ان کے بھیجنے والے خدا کی تعلیم ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ)

نسلی امتیاز کے متعلق عالمی عدالت کا فیصلہ بڑا مایوس کن ہے،

عالمی عدالت کے صدر نے پاکستانی جج چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو بنچ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی

راولپنڈی ۳ راگست۔ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ پاکستان جنوب مغربی افریقہ کے عوام کی نسلی امتیاز کے خلاف اور بنیادی حقوق کے حصول کی جدوجہد میں ہمیشہ ان کا ساتھ دیتا رہے گا۔

انہوں نے نسلی امتیاز کے متعلق بین الاقوامی عدالت کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بڑا مایوس کن ہے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ عدالت نے پاکستانی جج چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو بنچ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ بین الاقوامی عدالت کے اس فیصلے سے اس علاقے کے لوگوں کے بنیادی حق کا سوال ختم نہیں ہو سکتا۔ اس مہلک فیصلے سے انسانی وقار کو ٹھیس پہنچے گی۔ اور مساوات کے قائل اور غلامی کے قائل لوگوں میں کشمکش شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے سے بین الاقوامی عدالت کے وقار میں اضافہ نہیں ہوا اور ان چھوٹے ملکوں کا اعتماد بھی ختم ہو گیا ہے جو مختلف مسائل کے پرامن حل کے لئے قانون کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہتے ہیں نسلی امتیاز کے متعلق فیصلہ قانون اور انصاف کے منافی ہے۔ یہ فیصلہ ان تمام حکومتوں کے لئے کھلا چیلنج ہے جو دنیا میں امن چاہتی ہیں۔

عالمی عدالت کے جج چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی ایک بیان میں اس الزام کو سراسر بے بنیاد قرار دیا ہے کہ آپ نے جنوب مغربی افریقہ سے متعلق مقدمہ کے بنچ میں شمولیت سے معذوری ظاہر کی تھی۔ آپ نے واضح کیا کہ عالمی عدالت کے صدر نے جو آسٹریلیا کے نمائندے ہیں آپ کو اس مقدمہ کی سماعت کے وقت مقررہ بنچ میں شامل ہونے کی اجازت ہی نہیں دی۔

صدارتی کابینہ کا اجلاس

راولپنڈی ۳ راگست۔ کابینہ کا اجلاس ۴ اگست کو ہو رہا ہے۔ صدر ایوب اس کی صدارت کریں گے معلوم ہوا ہے کہ اجلاس میں قومی اسمبلی کا سیشن ڈھاکہ میں بلانے سے متعلق غور ہو گا۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی اہمیت

ہمارا سالانہ اجتماع (جو امسال ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے) ہماری عملی تربیت کا بہترین موقعہ ہے۔ اس موقعہ پر بیرونی مجالس سے خدام آتے ہیں اور خدام الاحمدیہ کے پروگرام سے متعلق امور میں جو اجتماع کے موقعہ پر انجام دیئے جاتے ہیں خود حصّہ لیتے ہیں اس طرح انہیں عملی تربیت حاصل ہوتی ہے اس لئے ہر خادم کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ذاتی طور پر شامل ہو۔

اجتماع میں شامل نہ ہونے والے خدام کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے۔ وہ خادم نہیں کہلا سکتا"

پس جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ وہ ذاتی طور پر اجتماع میں شریک ہوں اور ان برکات سے حصہ لینے والے ہوں جو ان دنوں میں آنے والوں پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوں گی۔

اجتماع میں شمولیت کی اطلاع ۱۰ اکتوبر ۶۶ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲